جلد نمبر ۳

تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

علامہ حسین بخش جاڑا

مکتبہ انوار النجف دریاخان ضلع بھکر

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا

جب عرض کی زوجہ عمران نے اے رب! میں نے نذر کی ہے تیرے لئے وہ جو میرے شکم میں ہے کہ (وہ عبادت کیلئے)

فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ

آزاد ہوگا۔ پس تو قبول فرما میری نذر کو تحقیق تو سننے جاننے والا ہے پس جب اس کو جنا تو عرض کی اے رب! میں نے

إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ

لڑکی جنی ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کیا جنا ہے اور نہیں لڑکا مثل لڑکی کے۔

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾

شیطان رجیم (کے شر) سے

حضرت مریمؑ کی پیدائش وتربیت

اِمْرَأَۃُ عِمْرَانَ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عمران بن ہاشم حضرت سلیمان بن داؤد کی اولاد سے تھے اور بعض کہتے ہیں یہ عمران بن ماثان تھے۔ جو یہود بن یعقوب کی ستائیسویں پشت میں تھے اور عمران بن یصہر جو حضرت موسیٰ کے والد تھے ان کے اور ان کے درمیان اٹھارہ سو سال کا فاصلہ تھا اور ماثان کی اولاد اس زمانہ میں بنی اسرائیل کی سردار تھی قاقود بن قبیل کی دو لڑکیاں تھیں ایک کا نام حنہ تھا جو عمران کی زوجہ اور مریم کی والدہ تھیں اور دوسری کا ایشاع تھا جو حضرت زکریا کی زوجیت میں تھیں یعنی حضرت مریم اور حضرت یحییٰ ایک دوسرے کے خالہ زاد تھے۔ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ الخ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ عمران کو خدا نے وحی کی تھی کہ میں تجھے ایک مبارک فرزند عطا کروں گا جو مادر زاد نابینا اور مبروص کو شفایاب کرے گا اور میرے اذن سے مردوں کو زندہ کرے گا اور میں اس کو بنی اسرائیل کا نبی بناؤں گا تو عمران نے اپنی زوجہ حنہ سے یہ بات بیان کی۔ پس جب اس کو حمل ہوا تو نذر مان لی کہ اے اللہ یہ بچہ جو میرے پیٹ میں ہے اس کو خدمت مسجد اور عبادت کیلئے اپنی طرف سے آزاد کروں گی (بروایت بحار الانوار) ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا عمران نبی تھا؟ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں وہ اپنی قوم میں نبی و مرسل تھا (المیزان)

مُحَرَّرًا :- یعنی آزاد - اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس سے اپنے کام کاج نہ کراؤں گی اور کہتے ہیں کہ جب کوئی لڑکا اس مطلب کے لئے آزاد کیا جاتا تھا تو اُسے عبادت خانہ میں ٹھیرایا جاتا تھا اور اس عبادت خانہ کی جھاڑو برداری، صفائی اور خدمت سنِ بلوغ تک اس کے ذمہ میں ہوتی تھی اور بلوغ کے بعد اس کو اختیار ہوتا تھا کہ وہاں ٹھیرا رہے یا چلا جائے پس یہاں تحریر کا معنی غلامی سے آزاد ہونا نہیں بلکہ حقِ ولدیت جو اولاد پر ماں باپ کے لئے ثابت ہے اس کا ساقط کرنا یہاں مراد ہے۔

کہتے ہیں کہ حنّہ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی یہاں تک کہ بوڑھی ہو گئی۔ ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھی تھی کہ دیکھا ایک پرندہ درخت پر اپنے بچہ کو دانہ بھرا رہا ہے یہ کیفیت دیکھتے ہی دل میں اولاد کی محبت بھر آئی اور اللہ سے طلبِ فرزند کی دعا کی۔ تو خدا نے اس کو قبول فرمایا اور حضرت مریمؑ سے حاملہ ہوئیں اور منت مانی کہ اس کو عبادت خانہ کی خدمت اور عبادت گزاری کے لئے آزاد رکھوں گی۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا - زمانہ حمل میں حنّہ کے شوہر عمران کا انتقال ہو گیا تھا اور حنّہ کو یہی خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہی ہوگا اس لئے کہ خدا کی طرف سے بشارت تھی کہ میں اس کو رسول بناؤں گا اور عہدۂ رسالت صرف مردوں کے لئے ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن اُن کے خلافِ توقع جب لڑکی پیدا ہوئی تو گھبرا گئیں اور شرمساری محسوس کرتے ہوئے سر جھکا کر عرض کی۔ کہ اے پالنے والے یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے اور لڑکے اور لڑکی میں بڑا فرق ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا۔ کہ جب تمہارے بیٹوں یا پوتوں یا پڑپوتوں میں کوئی بات ہونے والی ہو اور ہم کہہ دیں کہ تم میں ایسا ہوگا: تو اس بات پر تعجب نہ کرو۔ جیسا کہ عمران کے نواسہ کو خدا نے رسول بنانا تھا۔ لیکن ان کو وحی یہ کی کہ میں تجھے فرزند دوں گا جو رسول ہوگا۔

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ - ان کی زبان میں مریم کا ترجمہ عابدہ ہوتا تھا جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے کہ تمام عالم سے خدا نے چار عورتوں کو منتخب فرمایا (۱) مریم بنت عمران (۲) آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون (۳) خدیجہ بنت خویلد (۴) فاطمہ بنت محمدؐ۔

أَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا - مریم کے حسنِ قبول اور حسنِ تربیت کے متعلق کہتے ہیں کہ ان سے پہلے کوئی لڑکی بیت المقدس میں عبادت کے لئے نذر نہ کی جاتی تھی۔ پس یہ پہلی لڑکی تھی جس کو اس مطلب کے لئے خدا نے قبول فرما لیا اور حسنِ تربیت یہ کہ کبھی دن یا رات میں ایک گھنٹہ بھر کے لئے بھی ان کو بیماری لاحق نہ ہوئی یا یہ کہ حسنِ قبول کا مطلب ہے کہ سعادت کے راستہ پر چلنے کی خدا نے زیادہ توفیق مرحمت فرمائی۔ حتّٰی کہ جب بعمر نو سال پہنچی تو دن کو متواتر روزہ اور رات بھر عبادت میں بسر کرتیں۔ یہاں تک کہ تمام عابدوں سے سبقت لے گئیں اور حسنِ تربیت کا مطلب یہ ہے بہت جلد ترقی کرتی تھیں کہ عام بچوں کی سال کی ترقی اور اُن کی ایک دن کی ترقی برابر تھی۔

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا - کہتے ہیں جب حضرت مریم کی ولادت ہوئی تو اُن کی والدہ حنّہ نے ان کو ایک کپڑا میں لپیٹا۔ اور مسجد میں لا کر احبار بنی اسرائیل سے فرمایا کہ یہ میری لڑکی ہے جس کے متعلق میں نے نذر کی تھی چونکہ بنی ماثان بنی اسرائیل کے سردار تھے۔